اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی ہو نام جس کا انور	ظلمت جہل کردوں سے دور	اہل انصاف کا محک ہو	دافع اعتراض و شک ہو
نام اسکا ہو رونق آفاق	نفس ہو جس سے ہو دور نفاق	نرخ اسکا بھی ہو بہت ارزان	ہوں خریدار اسکے پیر و جوان
نور آفاق یہ ہو مشہور	ہر تجلی سے مہر پر انوار	سنہ ہجری جو مصرعہ سے ہو	پائے اعداد سال ہجری کے
نور افزای صبح صادق ہو	ماحی ظلمت زنادق ہو	پھر جو فصلی کا دل سے خواہان	ہوئے ہر حرف آخر سے عیان

سنہ ۱۲۹۰ | ہجری | ہر چہ شاکر کی التجا ہے | اسکو قبول خاص عام کرے | سنہ ۱۲ | فصلی

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۷ ستمبر ۱۸۷۳ء مطابق ۴ شعبان سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی روز شنبہ | جلد ۱

اشتہار

مشتاقان حق پسند کو بشارت ہو کہ اخبار نور الآفاق نے ۲۰ اگست ۱۸۷۳ء سے بفضلہ تعالیٰ اجرا پایا ہر ماہ میں دوبار چار چار ورق پر چھپا کرے گا جن حضرات کو خریداری منظور ہو اپنی درخواست مع زر قیمت پیشگی بموجب نقشہ ذیل بلفافہ رجسٹری مرحمت فرماویں بعد پہنچنے درخواست کے اخبار روانہ کیا جاویگا اور رسید حسب سررشتہ بدستخط مہتمم بھیجی جاویگی اور جو مضمون اہل اسلام جواب ہفوات تہذیب الاخلاق تحریر فرماکر پاس مہتمم کے بھجواوینگے حسب موقع درج اخبار کیے جاوینگے +

قیمت پیشگی واسطے خریداران کانپور کے			قیمت پیشگی مع محصول خریداران بیرونجات کے واسطے		
ماہوار	ششماہی	سالانہ	ماہوار	ششماہی	سالانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قطعہ تاریخ

نور آفاق جو مہر تابان
قالع بیخ زقوم الحاد
ہے باسناد حدیث مستحکم
شد تاریخ ز طبع شاکر

شد منور ز حدیث و قرآن
سیف مسلول قوی البرہان
ساخت تاریخ طبع چو عبد الرحمن
مظہر جادۂ اسلام عیان

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان دنوں ہندوستان میں ایک قرن شیطان پیدا ہوا جس کے سبب عجب فتنہ برپا ہوا دہریت کا بازار زیادہ گرم ہوا نیچری بننے کی عادت کے ساتھ سیرت انبیا کی اہانت ہونے لگی تحریف کتاب و سنت ائمہ دین پر بغاوت ہونے لگی شعار اسلام رسوم کفر قرار دیے گئے گمراہی کے طریقے مخترعات اسلام شمار کیے گئے الحادی باتوں کے شائع کرنے کو ایک پرچہ اخبار نیا ایجاد کیا اور بمصداق مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور + یہ تہذیب الاخلاق نام نہاد کیا پس حامیان اسلام کی طرف سے جواب شبہات ان ملاحدہ کا قلمبند ہونا اور اوس کا شائع ہونا مناسب ہوا لہذا پرچہ **نور الآفاق لدفع ظلمۃ اہل النفاق** باعانت اہل اسلام جاری کرنا واجب ہوا + چراغے را کہ ایزد بر فروزد + کسے کش تف زند ریشش بسوزد + اس اخبار میں اول عبارات تہذیب الاخلاق متعلق شبہات حرفاً حرفاً مذکور ہونگی پھر تقریرات دفع شبہات اوسکی مسطور ہونگی تاکہ ناظرین کو واسطے ملاحظہ عبارت تہذیب الاخلاق کے جو متعلق اعتراضات مذہبی کے ہیں حاجت خریداری یا تجسس پرچہ تہذیب الاخلاق کی نہو فقط

نور الآفاق

تحریر جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ضلع کانپور مشعر بر کشف حقیقت مضامین مکاتیب مظہر الحق و مولوی مہدی علی صاحب ڈپٹی کلکٹر مرزاپور

مولوی مہدی علی صاحب نے ایک سوال کے جواب مین کہ مندرج پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۷ مورخہ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہی جو صفحہ ۸ پرچہ مذکور مین لکھا ہی کہ (اب ہمکو ذرا غور سے اون معانی مختلفہ پر غور کرنا چاہیے جن پر الفاظ دلالت کیا کرتے ہین چنانچہ مراتب دلالت الفاظ پانچ ہین اول دلالت کرنا الفاظ کا وجود ذاتی پر دوسرے دلالت کرنا وجود حسی پر تیسرے دلالت کرنا وجود خیالی پر چوتھے دلالت کرنا وجود عقلی پر پانچوین دلالت کرنا وجود شبہی پر) اسمین مجکو دو طریق سے بحث ہی اول یہ کہ عام الفاظ نہ خاص لفظ وجود کے دلالت وجودات خمسہ پر سمجھ مین نہین آسکتے ہین اوس لفظ کو جو وجودات خمسہ پر دلالت کرتا ہو سوا لفظ وجود یا اوسکے مرادف کے کوئی لفظ مین نہین خیال کر سکتا ہون ——

دوسرے دلالت کرنے الفاظ سے وجودات خمسہ پر کیا مراد ہی آیا دلالت کرنا خاص خاص لفظ کا خاص خاص وجود پر یعنے کوئی لفظ وجود ذاتی پر دلالت کرتا ہی اور کوئی لفظ وجود حسی پر دلالت کرتا ہی علی ہذا القیاس یا دلالت کرنا ہر لفظ کا وجودات خمسہ پر شق اول پر حمل کرنا کسی لفظ خاص کا اوسکے مدلول خاص پر مراتب خمسہ مین سے تاویل نہین ہو سکتا ہی حالانکہ خود مولوی مہدی علی صاحب حمل الفاظ کو مراتب اربعہ اخیرہ پر تاویل قرار دیتے ہین چنانچہ صفحہ ۹ پرچہ مذکور مین لکھتے ہین (غرضکہ جب مدلول الفاظ کے مراتب کی حقیقت معلوم ہوگئی تب ہم کہتے ہین کہ قرآن و حدیث کے الفاظ و کلمات کو سمجھا اون مراتب پنجگانہ کے مرتبہ اول پر محمول کرنا ظاہری تفسیر ہی اور جب دلیل قوی اوسکی استحالہ پر قائم ہو اور کسی اور جہت سے یہ سمجھا اون مراتب کے کلام محمول کیا جاوے وہ باطنی تفسیر ہی اور اوسی کو تاویل کہتے ہین)

اور شق ثانی پر دلالت کرنا کسی نفس لفظ کا بدون انضمام قرینہ کے کسی وجود پر وجودات خمسہ مین سے سواے وجود ذاتی کے لائق تسلیم نہین ہی اور جو شواہد کہ مذکور ہین وہ سب بانضمام قرینہ ہین —— اگرچہ نے مولوی مہدی علی صاحب کے بیان مین بیان کچھ بحث کی ہی لیکن ماخذ کلام مولوی مہدی علی صاحب مین جو کلام امام غزالی ہی کتاب فیصل التفرقہ مین مجکو نزاع نہین ہی ——

(عبارت فیصل التفرقہ کی یہ ہی) —— التصدیق انما یتطرق الی الخبر و حقیقتہ الاعتراف بوجود ما اخبر الرسول صلعم عن وجودہ الا ان للوجود خمس مراتب ولاجل الغفلۃ عنہا نسب کل فرقۃ مخالفہا الی التکذیب فان الوجود ذاتی و حسی و خیالی و عقلی و شبہی فمن اعترف بوجود ما اخبر الرسول عن وجودہ بوجہ من ہذہ الوجوہ الخمسۃ فلیس بمکذب علی الاطلاق (یعنے تصدیق سواے اسکے نہین کہ راہ پاتی ہی طرف خبر کے اور حقیقت تصدیق کی اعتراف ہی ساتھ وجود اوس چیز کے جسکے وجود سے خبر دی ہی رسول نے مگر واسطے وجود کے پانچ مراتب ہین اور بسبب غفلت کے اون مراتب سے نسبت کرتا ہی ہر فرقہ اپنے مخالف کو طرف تکذیب کے پس تحقیق وجود (ذاتی ہی) اور (حسی) اور (خیالی) اور (عقلی) اور (شبہی) پس جسنے اعتراف کیا ساتھ وجود اوس چیز کے جسکے وجود سے خبر دی ہی رسول نے ساتھ کسی وجہ کے ان وجوہ خمسہ مین سے پس نہین ہی وہ تکذیب کرنیوالا علی الاطلاق) پس امام غزالی نے یہ پانچ مراتب وجود کے بیان کیے ہین نہ دلالت الفاظ کی جیسا کہ مولوی مہدی علی صاحب خیال کرتے ہین ✣

مین نہایت تاسف کرتا ہون اون لوگون پر جو علوم جدیدہ پر فخر کرتے ہین اور علوم قدیمہ کی توہین زبان پر رکھتے ہین حالانکہ مین دیکھتا ہون کہ وہ لوگ اقوال اہل علوم قدیمہ کو کہ بہ عبارت صاف اور سلیس بھی ہین بقوت علوم جدیدہ صحیح اور درست نہین سمجھ سکتے ہین —— مولوی مہدی علی صاحب ہرچند بیان مراتب خمسہ وجود مین تقلید امام غزالی کرتے ہین مگر مین سمجھتا ہون کہ وہ کلام امام غزالی نہین سمجھتے ہین اگرچہ شرح اسکی وسعت مقام کو چاہتی ہی اور جسنے فیصل التفرقہ کو ساتھ پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے مطابق کیا ہی اوسکو میرے اس قول کی تصدیق حاصل ہوگی اور مین اونکی ذاتی استعداد سے بحث کرنا نہین چاہتا ہون لیکن تاہم سواے اوسکے جو اوپر ظاہر کر چکا ہون ایک اور بات اونکی ناسمجھی کی نسبت یہان ظاہر کرنا چاہتا ہون ——

فیصل التفرقہ مین مذکور ہی —— واما الوجود الشبہی فہو ان لایکون نفس الشی موجودا لا بصورتہ ولا بحقیقتہ لا فی الخارج ولا فی الحس ولا فی الخیال ولا فی العقل ولکن یکون الموجود شیئا آخر یشبہہ فی خاصۃ من خواصہ و صفۃ من صفاتہ (یعنے وجود شبہی وہ یہ ہی کہ نہو نفس شے موجود نہ باعتبار صورت کے اور نہ باعتبار حقیقت کے نہ بیچ خارج کے اور نہ بیچ حس کے اور نہ بیچ خیال کے اور نہ بیچ عقل کے ولیکن ہو موجود شی دوسری کہ مشابہ ہو شی اول سے کسی خاصہ مین خواص اوسکے مین سے اور کسی صفت مین صفات اوسکے مین سے) اور مولوی مہدی علی صاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین لکھتے ہین —— پانچوین دلالت کرنا لفظ کا وجود شبہی پر وہ یہ ہی کہ اوس چیز کا بیان کرنا جو کہ نہ خارج مین موجود ہو نہ حس اور خیال سے متعلق ہو نہ اوسکی کوئی حقیقت خاص ہو بلکہ کسی دوسری چیز سے کہ کسی صفات

یا خواص میں سے کسی ایک صفت یا ایک خاصہ سے مشابہ ہو اوس مشابہت کا بیان کرنا جس طرح ہمارا یہ کہنا کہ فلان شخص آفتاب ہے یعنے مثل آفتاب کے مشہور ہے — قطع نظر اس مخالفت کے کہ دلالت کرنے لفظ کو بیان کرنا چیز کا کہا — اور پہلے بیان کرنا چیز کا لکھا اور پھر بیان کرنا مشابہت کا لکھا — امام غزالی نے مشبہ شی دوسرے موجود کو ٹھہرایا اور مشبہ بہ شی غیر موجود کو کسی خاصیت اور صفت اوسی شی غیر موجود میں — اور مولوی مہدی علی صاحب نے مشبہ شے غیر موجود کو قرار دیا اور مشبہ بہ کسی ایک صفت یا ایک خاصہ کو شی دوسری کی صفات یا خواص میں سے —

مولوی مہدی علی صاحب صفحہ ۶۲ — پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۲۹۰ ہجری میں لکھتے ہیں —

پس یہ پانچ مرتبے موجودات کے ایسے ہیں کہ جب وہ الفاظ میں بیان کیے جاوینگے تو منجملہ ان مراتب پنجگانہ کے کسی ایک مرتبہ پر اونکا محمول کرنا ضرور ہوگا اور یہ مرتبے کلام کے ایسے ہیں کہ ہر عامی اور ہر جاہل اپنے بول چال میں روزمرہ اسکا استعمال کرتا ہے اور ہمیشہ بات چیت میں ان دقائق کو ادا کرتا رہتا ہے یہان تک کہ عرب کی ریگستان کے پھرنے والے اور حجاز کے پہاڑون اور جنگلون میں بکریان چرانے والے بغیر سمجھانے بے بتائے قرینہ اور قیاس سے موافق قرینہ مقام کے اون الفاظ سے اونکے کوئی ایک معانی ان معنیون میں سے خودبخود سمجھ جاتے تھے اور اب بھی سارے دنیا کے جاہل اور بے پڑھے لکھے آدمی اون مراتب کی رعایت اپنے بولنے اور سمجھنے میں رکھتے ہیں ۔

پھر صفحہ ۶۳ — پرچہ مذکور میں لکھتے ہیں —

ضرور خدا نے اپنے کلام کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ اوسکی ظاہری تفسیر سے تو ہر عامی و جاہل مطلب سمجھ سکتا ہے اور اوسکی باطنی تاویل سے ہر حکیم و عاقل حقیقت پر پہونچ سکتا ہے پھر صفحہ ۶۲ پرچہ مذکور میں لکھتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے الفاظ و کلمات کو منجملہ مراتب پنجگانہ مرتبہ اول پر محمول کرنا ظاہری تفسیر ہے اور جب دلیل قوی اوسکی استحالہ پر قائم ہو اور کسی اور مرتبہ پر منجملہ اون مراتب کے کلام محمول کیا جاوے وہ باطنی تفسیر ہے اور اسیکو تاویل کہتے ہیں عبارت صفحہ ۶۲ مین ہر عامی اور جاہل بلکہ ریگستان کے پھرنے والون اور حجاز کے پہاڑون اور جنگلون میں بکریان چرانے والون کے لیے سمجھنا مراتب خمسہ کا بدون سمجھانے اور بتانے کے ثابت کیا گیا اور عبارت صفحہ ۶۳ میں عامی اور جاہل کو ساتھ سمجھنے مرتبہ اول کے مخصوص کیا گیا اور وہ بھی ظاہری تفسیر سے — یعنی سمجھانے مفسرین سے اور سمجھنا مراتب اربعہ باقیہ کا حکیم اور عاقل کے لیے نہ جاہل اور عامی کے لیے ثابت کیا گیا اور وہ بھی تاویل سے — یعنی تاویلین کے بتانے سے — یہ اختلاف کیا نتیجہ علوم جدیدہ کا ہے — یا ثمرہ جہل کا علوم قدیمہ سے — اور توفیق اس طرح کہ عبارت صفحہ ۶۲ — متعلق ہماری الفاظ سے ہے) اور عبارت صفحہ ۶۳ متعلق ساتھ الفاظ قرآن کے) نہین ہو سکتی اسلیے کہ نزدیک مخاطب کے دونون الفاظ مین کچھ تفاوت نہین ہے چنانچہ صفحہ ۶۲ — پرچہ مذکور میں مولوی مہدی علی صاحب لکھتے ہیں —

خدا کا کلام جو ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوا ہمارے ہی محاورہ اور ہمارے ہی طرز پر ہے وہی بول چال ہے جو ہمارے روزمرہ میں ہے وہی طرز انداز ہے جو رات دن ہمارے استعمال میں ہے اوسنے اپنے مقصود کو ہماری بولی میں ہمارے ہی طرز پر ادا کیا —

امام غزالی نے جو مراتب خمسہ وجود کے بیان کیے ہیں اور اوسکے وجود کو جسکے وجود سے شارع نے خبر دی ہے حمل کرنے کو مرتبہ اول پر حمل الی الظاہر اور مراتب اربعہ باقیہ پر تاویل قرار دیا ہے سو حصر تاویل ان مراتب میں نہیں ہو سکتا ہے ہان اگر مقصود ہو کہ تنزل قول شارع کسی مرتبہ پر ان مراتب میں سے برعایت اصول تاویل تکذیب قول شارع نہیں ہے تو ہو سکتا ہے اور کیونکر حصر صحیح ہو سکتا ہے حالانکہ تاویلین کبھی ساتھ تخصیص کے ہوتی ہے مثلاً جیسے تاویل جزائی آیت کریمہ ہل نجازی الا الکفور میں ساتھ جزای مخصوص بالکفر کے بقرینہ سباق کے کہ آیت کریمہ ذلک جزیناہم بما کفروا ہے اور یہ تاویل مخالف ہونا ہے ظاہر آیت ہل نجازی الا الکفور کا کہ حصر جزا ہے کافر میں ساتھ آیت کریمہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت کے جس سے جزا دیا جانا ہر نفس کا ثابت ہے — اور مراد امام غزالی کی یہ نہین کہ جب ظاہری معنی مستحیل ہوں تو باقی مراتب اربعہ پر حمل کرنے مین خیار ہے جس مرتبہ پر چاہین حمل کرین بلکہ بلحاظ ترتیب مراتب میں بھی امام کے نزدیک ضرور ہے یعنی جب وجود ذاتی یعنے حقیقی متعذر ہو تب وجود حسی پر حمل کرنا چاہیے اور جب وجود حسی پر حمل متعذر ہو تب وجود خیالی یا عقلی پر حمل کرنا چاہیے اور جب وجود حسی یا عقلی متعذر ہو تب وجود شبہی پر حمل کرنا چاہیے چنانچہ امام نے فیصل التفرقہ میں لکھا ہے —

(واتفقوا ایضا علی ان جواز ذلک موقوف علی قیام البرہان علی استحالۃ الظاہر والظاہر الاول الوجود الذاتی فانہ اذا ثبت تضمن الجمیع فان تعذر فالوجود الحسی فانہ اذا ثبت تضمن ما بعدہ فان تعذر فالوجود الخیالی او العقلی فان تعذر فالوجود الشبہی المجازی ولا رخصۃ فی العدول عن درجۃ الی ما دونہا الا لضرورۃ البرہان) یعنی متفق ہوئے ہیں سب فرقے بھی اسپر کہ جواز

تاویل ہو قوت ہی قائم ہونے برہان پر اور پر استحالہ ظاہر کے اور ظاہر اول الوجود ذاتی ہی پس وجود اول جب ثابت ہوگا متضمن ہوگا جمیع مراتب کو پھر اگر متعذر ہو وجود ذاتی پس وجود حسی ہی پس وجود حسی جب ثابت ہوگا متضمن ہوگا مراتب مابعد کو پس اگر متعذر ہو وجود حسی پس وجود خیالی یا عقلی ہی پس اگر متعذر ہو وجود خیالی یا عقلی پس وجود شبہی مجازی ہی اور نہیں رخصت ہی عدول مین کسی درجے سے طرف اوسکے مادون کے مگر بسبب ضرورت برہان کے —

آب مین چند مثالون مین جن مین **مولوی مہدی علی صاحب یا سید احمد خان صاحب** تاویل کو لازم سمجھتے ہین بحث کرنا چاہتا ہون

صفحہ ۶۳ — پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۲۸۹ ہجری مین مولوی مہدی علی صاحب لکھتے ہین — (منجملہ اصول دین کے ایک بڑا اصول تقدس اور تنزہ باریتعالی کا صورت اور جسم ہی اور یہ ایسا اصول ہی کہ اسلام کی بنیاد اسی پر ہی جو شخص اسکا منکر ہو وہ کافر ہی لیکن جب ہمکو قرآن و حدیث مین ایسے لفظ ملین جنکے ظاہری معنی مراد لینے سے تشبیہ اور تجسیم باریتعالی کی ثابت ہو تو اوس وقت ہمکو لازم ہی اوسکے ظاہری معنی سے تجاوز کرنا اور اوسکی دوسری حقیقت جو موافق اوس مقام کے ہو مراد لینا مثلاً اللہ جل شانہ فرماتا ہی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ پس ہاتھ کے اصلی معنی ظاہر ہین اور وجود خارجی اوسکا گوشت پوست کا ایک عضو خاص ہی تو اگر اس موقع پر ہم اس لفظ کو مرتبہ اول پر محمول کرین اور وجود خارجی اسکا مراد لین تو ہمکو خدا کا ہاتھ اور پنجا اور گوشت اور پوست اور رگ اور جوڑ سب چیزون کا ماننا پڑے اور جب ہمنے ایسا مانا تو ہمارے کفر مین کیا شبہ رہا پس بوجہ اسکے کہ اس لفظ کے ظاہری معنی مراد لینے سے مخالفت قرآن کی ایک اصل سے منجملہ اصول دین کے ہوتی تھی تجاوز کرنا اور اوسکا وجود عقلی مراد لینا ضرور ہوا) —

مین کہتا ہون کہ اون آیات اور احادیث کو جیسے اتصاف خدای تعالی کا ساتھ اصبع اور ید اور وجہ او نفس اور قدم اور ساق کے ثابت ہی ظاہر پر قائم رکھنا اور اونمین تاویل کو واجب سمجھنا اس وجہ سے کہ ظاہر پر قائم رکھنے سے جسمیت باری تعالی کی اور مماثلت اللہ سبحانہ کی ساتھ مخلوق کے لازم آتی ہی اور یہ مخالف ہی تقدس او تنزہ باریتعالی کے جو منجملہ اصول دین ہی قابل قبول نہین ہی اس لیے کہ ظاہر پر عمل کرنے والے تاویل سے منکر لازم مماثلت اور جسمیت تسلیم نہین کرتے ہین مماثلت اور جسمیت خدایتعالے کی تاویل کرنے والون پر جب لازم آسکتی کہ ثابت کرنا ید اور وجہ کا مثلاً معنون ثابت کرنے مین کے اللہ پر مخلوق کے اور ثابت کرنے وجہ کے جنہ وجہ مخلوق کے ہوسکتا سو ایسا نہین ہی چنانچہ وہ کہتے ہین کہ خدایتعالے کے لیے ید اور وجہ ثابت ہی جس طرح کہ اوسکے ید اور وجہ اپنے لیے ثابت کیا ہی اگرچہ ہم اپنے ید اور وجہ کو ایک عضو گوشت پوست کا سمجھتے ہین لیکن اوسکے ید اور وجہ کو عضو گوشت پوست کا نہین سمجھ سکتے ہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ اوسکے ید اور وجہ کی کیفیت ہم نہین جانتے ہین (جس طرح ہم خدایتعالی کے لیے حیات اور علم اور قدرت ثابت کرتے ہین اگرچہ ہم حی عالم قادر نہین دیکھتے ہین مگر جسم کو لیکن ہم نہین حکم کرسکتے ہین خدایتعالے پر جسم ہونیکا (اور جس طرح ہم خدایتعالی کو قائم بذاتہ جانتے ہین اگرچہ قائم بذاتہ ہمارے مشاہدہ مین نہین ہی مگر جوہر لیکن ہم نہین حکم کرسکتے ہین خدایتعالی پر جوہر ہونے کا (اور جس طرح ہم کلام اور سمع اور بصر خدائے تعالے کے لیے ثابت کرتے ہین اگرچہ ہم اپنے آپ مین کلام کرنا نہین پاتے ہین مگر ساتھ زبان کے اور سمع نہین پاتے ہین مگر ساتھ کانون کے اور بصر نہین پاتے ہین مگر ساتھ آنکھون کے لیکن خدایتعالے کے لیے زبان اور کان اور آنکھین نہین ثابت کرسکتے ہین پس یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ مین ید کا وجود خارجی مراد لینے اور اوسکی کیفیت مجہول سمجھنے سے خدا کے لیے پنجہ اور گوشت اور پوست اور رگ اور خون کا ماننا نہین پڑتا اور بہت اکابر اہل سنت اسی ان آیات اور احادیث کو ظاہر پر تصدیق کامل اور حسن ادب سمجھتے ہین اور تاویل کو فی الجملہ تکذیب اور سوء ادب جانتے ہین جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا اگرچہ مین سمجھتا ہون کہ مولوی مہدی علی صاحب اس قول مین خود مجتہد نہین ہین بلکہ مقلد ہین امام غزالی کے جو اونھون نے فیصل التفرقہ مین لکھا لیکن مین بھی اس مقام پر ایک کلام امام غزالی ہی کا جو فیصل التفرقہ مین ہی نقل کرنا چاہتا ہون جس سے کچھ تائید میرے مدعا کی نکلتی ہی وہ کلام یہ ہی

وعند ہذا ینبغی لک ان تفہم ان ہہنا مقامین احدہما مع عوام الخلق والحق فیہ الاتباع
والکف عن تغییر الظواہر راسا والحذر عن ابتداع التصریح بتاویلات لم یصرح
بہا الصحابۃ وحسم باب السوال راسا والزجر عن الخوض فی الکلام والبحث
واتباع ما تشابہ من الکتاب والسنۃ کما روی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ سالہ
سائل عن آیتین متعارضتین فعلاہ بالدرۃ وکما روی عن الامام مالک انہ
سئل عن الاستواء فقال الاستواء معلوم والایمان بہ واجب والکیفیۃ
مجہولۃ والسوال عنہ بدعۃ والمقام الثانی مع النظار والذین اضطربت
عقائدہم المأثورۃ والموروثۃ فینبغی ان یکون بحثہم بقدر الضرورۃ وترکہم الظواہر
بضرورۃ البرہان القاطع — اور نزدیک اسکے جو ذکر کیا گیا ظاہر ہوگا
تجکو کہ یہان دو مقام ہین ایک متعلم ساتھ عوام خلق کے ہی اور حق اس مقام مین

اتباع ہی اور رد کرنا ہی تفسیر ظواہر سے بالکل اور بچانا ہی ابتداع تصحیح سے تاکہ
اون تاویلات سے کہ نہین تصریح کی اونکی صحابہ نے اور کاٹ ڈالنا ہی باب
سوال کا سرے سے اور جھڑکنا ہی خوض سے کلام اور بحث مین اور اتباع
ہی متشابہات کتاب اور سنت کا جیساکہ روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ پوچھا اون سے ایک پوچھنے والے نے دو آیتون متعارضتین سے
پس دُرہ مارا آپ نے حضرت عمر اوسکے ساتھ دُرے کے اور جیساکہ روایت کیا گیا ہی
امام مالک سے کہ وہ سوال کیے گیے استوا سے پس کہا استوا معلوم ہی اور ایمان
ساتھ استوا کے واجب ہی اور کیفیت مجہول ہی اور سوال اوس سے بدعت ہی
اور مقام دوسرا ساتھ اون بحث کرنے والون کے ہی کہ مضطرب ہوے ہین
اونکے عقائد یا قریہ اور مشوش پس لایق ہی کہ ہو بحث اونکی بقدر ضرورت کے
اور ترک کرنا اونکا ظواہر کو ساتھ ضرورت برہان قاطع کے ——

اسمین میرے مدعا کی تائید اس طور پر ہی کہ بیان جناب مولوی مہدی علی صاحب
کا اگر ساتھ عوام خلق کے ہی تو اونکو بتقلید امام عام متشابہات مین تاویل سے
بچنا چاہیے اور اگر ساتھ اون بحث کرنے والون کے ہی جنکے عقائد یا قریہ اور
مشوش مضطرب ہو گئے ہین تب بھی اونکو اس محل خاص مین تاویل کرنی
چاہیے اسلیے کہ ضروری ہونا تاویل کا بیان کسی برہان قاطع سے ثابت نہین
اور اونکے امام کا قول ہی کہ اس مقام پر ترک ظواہر کا بضرورت برہان قاطع
ہونا چاہیے ——

پھر مولوی مہدی علی صاحب صفحہ ۶۴ - اسی پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ
یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین لکھتے ہین ——

کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ مسلمانون مین سے کسی نے اوسکے ظاہری معنی
مراد نہین لیے بلکہ ہمارے اس زمانے کے بھائیون سے بھی زیادہ تر دانشمند
اور اونسے بڑھکر قرآن کی تصدیق کرنے والے گذر گئے ہین جنھون نے ایسے
مقام پر بھی ظاہری معنی مراد لینے کو انکار اور تکذیب قرآن خیال کیا ہی اور
اپنے صفائی ایمان اور تصدیق قرآن کی بدولت خدا کی صورت و شکل کے
قائل ہوے ہین ——

مین نہایت افسوس کرتا ہون اسپر کہ مولوی مہدی علی صاحب خود پہلے مجسمہ
کو جو خدا کے تنزہ اور تقدس کی جسمیت سے منکر ہین کافر کہہ چکے ہین اور یہان
برخلاف اوسکے اونھی مجسمہ کو یہان تک کہ اونکو جو بالتصریح خدا کی جسمیت بیان
کرتے ہین اور خدا کو لونڈا اور بڈھا کہتے ہین مسلمان ٹھہراتے ہین بلکہ
خوش اعتقاد اور کامل ایمان رکھنے والا قرآن اور حدیث کے لفظون پر
اور اس زمانے کے مسلمانون سے زیادہ تر دانشمند اور بڑھکر تصدیق کرنیوالا

قرآن کا باعث اس پریشانی اور شناخت کا معلوم نہین کہ کیا ہی آیا سمجھ قرآن
قہر الٰہی ہی یا اکتساب علوم جدیدہ یا بے نصیبی علوم قدیمہ سے ——

پھر صفحہ ۶۴ - اسی پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری
مین مولوی مہدی علی صاحب لکھتے ہین ——

پھر یہ خیال نکیا جاوے کہ یہ غلطی صرف بعض لوگون کو ہوئی بلکہ افسوس
اور ہزار افسوس ہی کہ بعض بڑے بڑے محدثین اس بلا مین پڑ گئے جیساکہ
محقق دوانی نے شرح عقائد عضدی مین لکھا ہی والاکثر المجسمۃ ہم الظاہریون
المتبعون لظواہر الکتاب والسنۃ واکثرہم المحدثون ——

مین بہت تعجب کرتا ہون اسپر کہ جس عبارت محقق دوانی کی رو سے مولوی مہدی علی صاحب
بعض بڑے بڑے محدثین کا بلای تجسیم مین پڑجانا ظاہر کرتے ہین اوس عبارت
مین اگرچہ اکثر مجسمہ کا ظاہری متبع ظواہر کتاب و سنت ہونا اور اکثر ظاہریہ کا
محدث ہونا مذکور ہی لیکن کسی بڑے محدث کا مجسمہ مین سے ہونا ہرگز مستنبط نہین
چہ جائیکہ محشین شرح عقائد جلالی نے قدر مذکور پر بھی دار و گیر کی ہو چنانچہ مجلا
مجلی المعانی حاشیہ شرح جلال دوانی کہ تصنیفات ابراہیم بن حسن بن شہاب
کورانی مین سے ہی یہ بات عیان ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد دوانی کی یہان محدثین
سے وہ فرقہ ہو جو دعوی کرتا ہی حدیث کی پیروی کا اور تقلید کسی مذہب کی مذاہب
اصحاب مذہب مین سے نہین کرتا جنکو حشویہ کہتے ہین مین نہین سمجھتا کہ مولوی
مہدی علی صاحب یہان کیون آنکھین میچ کر گویا تقلید دوانی مین بے سمجھے
بوجھے کلام دوانی سے گر پڑے اور بڑے بڑے محدثون کی کتابین جو موجود ہین
اونکو نہ دیکھ لیا کہ آیا کسی بڑے محدث کا مذہب تجسیم ہی یا نہین ہم کسی بڑے محدث
کے کلام مین لگاؤ تجسیم کا نہین پاتے ہین بلکہ جس بڑے محدث کے کلام کو
دیکھتے ہین اوسمین یہی لکھتے ہین کہ مذہب اوسکا وہی ہی جو مذہب سلف کا
ہی جسکی تشریح ہم اوپر کر چکے ہین ✤

اب مین چند اقوال ذکر کیا چاہتا ہون جن سے یہ بات ظاہر ہو سکے کہ ید اور نفس
اور امثال ذلک اور صفات کو ظاہر پر رکھنا اور اوس مین تاویل نکرنا مذہب
سلف ہی اور اسمین بہت سے علمای خلف کی اور کچھ تجسیم کا لگاؤ اسمین نہین ہے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول فقہ اکبر مین یہ ہی ——

(ولہ تعالی ید و وجہ ونفس فما ذکر اللہ فی القرآن من ذکر الوجہ والید والنفس
فہو صفات بلا کیف ولا یقال ان یدہ قدرتہ او نعمتہ لان فیہ ابطال الصفۃ و
ہو قول اہل القدر والاعتزال ولکن یدہ صفتہ بلا کیف وغضبہ ورضاہ صفتان
من صفات بلا کیف) یعنی واسطے اللہ تعالی کے ید ہی اور وجہ اور نفس
پس جو ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے قرآن مین وجہ اور ید اور نفس سے وہ صفات

اللہ تعالی سے ہین جنکی کیفیت مجہول ہی اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ ید اوسکا قدرت
اوسکی ہی یا نعمت اوسکی اس لیے کہ اسمین باطل کرنا صفت خدای تعالی کا ہی
جو واسطے اپنے اوپر اطلاق کی تھی اور باطل کرنا صفت خدا تعالی کا قول ہی
قدریون اور معتزلیون کا ولیکن ید اوسکا صفت اوسکی ہی بلا کیف اور غضب
اوسکا اور رضا اوسکی دو صفتین ہین صفات مین سے بلا کیف —

اور ابو الحسن اشعری نے ابانہ مین لکھا ہی (وان اللہ مستوٍ علی عرشہ کما قال
الرحمن علی العرش استوی وان لہ وجہا کما قال ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وان لہ یدین بلا کیف کما قال خلقت بیدی وکما قال بل یداہ مبسوطتان
وان لہ عینین بلا کیف کما قال تجری باعیننا) یعنی اور تحقیق اللہ مستوی ہی
اپنے عرش پر جیسا کہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی اور تحقیق واسطے اللہ
تعالے کے وجہ ہی جیسا کہ فرمایا ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور تحقیق
واسطے اللہ تعالے کے دو ید ہین بلا کیف یعنی کیفیت اوسکی ہمکو مجہول ہی
جیسا کہ فرمایا خلقت بیدی اور جیسا کہ فرمایا بل یداہ مبسوطتان اور
تحقیق واسطے اللہ تعالے کے دو عین ہین بلا کیف یعنی کیفیت اوسکی ہمکو
معلوم نہین جیسا کہ فرمایا تجری باعیننا — اور ابو بکر باقلانی نے اپنے
ابانہ مین لکھا ہی (فان قیل فما الدلیل علی ان للہ وجہا ویدا قیل قولہ
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام وقولہ تعالے ما منعک ان تسجد لما
خلقت بیدی فاثبت لنفسہ وجہا ویدا فان قیل فہم انکرتم ان یکون وجہہ
ویدہ جارحۃ اذ کنتم لا تعقلون وجہا ویدا الا جارحۃ قلنا لا یجب ہذا کما لا یجب
اذا لم نعقل حیا عالما قادرا الا جسما ان نقضی نحن وانتم بذلک علی اللہ سبحانہ)
— یعنی پس اگر کہا جاوے کہ کیا دلیل ہی اسپر کہ واسطے اللہ کے وجہ ہی
اور ید ہی کہا جاویگا دلیل اسپر قول اللہ تعالی کا ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام اور قول اللہ تعالے کا ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی ہی کہ
ثابت کیا ہی اللہ تعالے نے خود اپنے لیے وجہ اور ید پس اگر کہا جاے
پس کس سبب سے انکار کیا تمنے اسکا کہ ہو وجہ خدا تعالی کا اور ید اوسکا
ایک عضو اگر ہو تم نہین جانتے ہو تم وجہ اور ید کو مگر ایک عضو کہین گے ہم اسکے
جواب مین نہین واجب ہی یہ جیسے کہ نہین واجب ہی جبکہ نہین جانتے
ہین ہم حی عالم قادر کو مگر جسم یہ کہ حکم کرین ہم اور تم ساتھ جسمیت کے
اللہ سبحانہ پر — اور ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری نے اپنی کتاب اختلاف المصلین
مین ذکر کیا ہی (وقال اہل السنۃ واصحاب الحدیث لیس بجسم ولا یشبہ الاشیاء
وانہ استوی علی العرش کما قال الرحمن علی العرش استوی ولا نتقدم بین
یدی اللہ فی القول بل نقول استوی بلا کیف وان لہ وجہا کما قال ویبقی

وجہ ربک ذو الجلال والاکرام وان لہ یدین کما قال خلقت بیدی وکما قال
بل یداہ مبسوطتان وان لہ عینین کما قال تجری باعیننا) یعنی کہا اہل سنت
اور اصحاب حدیث نے کہ نہین ہی اللہ تعالی جسم اور نہین مشابہ ہی اشیا کے
اور تحقیق وہ مستوی ہوا ہی عرش پر جیسا کہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی
اور ہم نہین آگے بڑھتے ہین روبرو اللہ کے قول مین بلکہ کہتے ہین ہم
کہ مستوی ہوا ہی بلا کیف یعنی کیفیت اوسکے استوا کی ہم نہین جانتے — اور
تحقیق واسطے اللہ کے وجہ ہی جیسا کہ فرمایا — ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
اور تحقیق واسطے اللہ کے دو ید ہین جیسا کہ فرمایا خلقت بیدی اور جیسا کہ
فرمایا بل یداہ مبسوطتان اور واسطے اللہ کے دو عین ہین جیسا کہ فرمایا
تجری باعیننا — اور امام الحرمین اوستاد امام غزالی نے رسالہ نظامیہ
مین لکھا ہی — اختلفت مسالک العلماء فی ہذہ الظواہر فرأی بعضہم تاویلہا
والتزم ذلک فی آی الکتاب وما یصح من السنن وذہب ائمۃ السلف الی
الانکفاف عن التاویل واجراء الظواہر علی مواردہا وتفویض معانیہا الی الرب
تعالی عز وجل والذی نرتضیہ رأیا وندین اللہ بہ عقیدۃ اتباع سلف الامۃ
والدلیل السمعی القاطع فی ذلک ان اجماع الامۃ حجۃ متبعۃ وہو مستند معظم
الشریعۃ وقد درج اصحاب رسول اللہ صلعم علی ترک التعرض لمعانیہا ودرک
ما فیہا وہم صفوۃ الاسلام والمشتغلون باعباء الشریعۃ وکانوا لا یالون جہدا
فی ضبط قواعد الملۃ والتواصی بحفظہا وتعلیم الناس ما یحتاجون الیہ منہا
فلو کان تاویل ہذہ الظواہر مسوغا ومحتوما لاوشک ان یکون اہتمامہم بہا فوق اہتمامہم بفروع الشریعۃ
فاذا انصرم عصرہم وعصر التابعین علی الاضراب عن التاویل کان ذلک ہو
الوجہ المتبع فحق علی ذی الدین ان یعتقد تنزیہ الباری تعالی عن صفات
المحدثین ولا یخوض فی تاویل المشکلات ویکل معناہ الی الرب تعالے)
یعنے مختلف ہوے ہین مسالک عالمون کے ان ظواہر مین پس اعتقاد کیا ہی
بعض علما نے تاویل ان ظواہر کو اور لازم پکڑا ہی تاویل کو قرآن کی آیتون
اور صحیح حدیثون مین اور گئے ہین ائمہ سلف طرف باز رہنے کے تاویل سے
اور جاری کرنے ظواہر کے اوسکے موردون پر اور طرف سونپنے اوسکے
معانی کے طرف اللہ تعالی عز وجل کے اور وہ جو پسند رکھتے ہین ہم اوسکو
از روے راے کے اور اطاعت کرتے ہین ہم اللہ کی ساتھ اوسکے
از روے عقیدہ کے پیروی سلف امت کی ہی اور دلیل سمعی قاطع اوسمین
یہ ہی کہ اجماع امت حجت ہی اتباع کی گئی اور اجماع مستند ہی بڑے حصے
شریعت کا اور تحقیق گذرے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اوپر ترک تعرض کے ساتھ معانی ان ظواہر کے اور دریافت اوسکے کے

جو ان میں ہے اور اصحاب رسول خدا صلعم کے برگزیدہ اور خالص اسلام
کے ہیں اور مشتغل ہیں ساتھ موجبوں شریعت کے اور سمجھے نہیں
قصور کرتے کوشش کرنے میں بیچ ضبط قاعدوں ملت کے اور حمیت
کرنے میں ساتھ محافظت کرنے قاعدوں ملت کے اور لوگوں کے
سکھانے میں اوسکو جسکی احتیاج رکھتے ہیں قواعد ملت میں سے پس
اگر ہوتی تاویل ان ظواہر کی جائز کی گئی اور واجب کی گئی نہیں شک ہے کہ
ہوتا اہتمام اونکا بیچ اوسکا اہتمام اون کے سے ساتھ فروع شریعت کے پس
جبکہ منقطع ہوگیا اور گذر گیا عصر اونکا اور عصر تابعین کا اوپر اعراض کے تاویل
سے ہوا یہی طریقہ اتباع کیا گیا پس لائق ہے اوپر صاحب دین کے یہ کہ
اعتقاد کرے تنزیہ باری تعالے کا صفات محدثین سے اور نہ خوض کرے
تاویل مشکلات میں اور سونپے معنی اوسکے طرف پروردگار تعالے کے
——— اور فخر الاسلام بزدوی نے اپنے اصول میں لکھا ہے (وکذلک
اثبات الوجہ والید حق عندنا معلوم باصلہ متشابہ بوصفہ ولن یجوز ابطال
الاصل بالعجز عن درک الوصف وانما ضلت المعتزلة من ہذا الوجہ فانہم
ردوا الاصول لجہلہم بالصفات فصاروا معطلة) یعنے اور مانند اثبات
روئیت کے ثابت کرنا وجہ اور ید کا اللہ تعالے کے لیے حق ہے نزدیک
ہمارے یعنی اہل سنت کے اور یہ معلوم ہے باصلہ اور متشابہ ہے بوصف
اور ہرگز نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عاجز ہونے دریافت کیفیت
سے اور نہیں گمراہ ہوئے معتزلہ مگر اسی وجہ سے کہ رد کیا اونھوں نے
اصل صفات کو بسبب جاہل ہونے کے ساتھ کیفیات کے پس ہوگئے
معطلہ یعنی قائل خالی ہونے ذات کے صفات سے ———

(اور نسفی نے عمدہ میں لکھا ہے (وقد تمسکت المجسمة بظواہر النصوص
والاخبار ومذہب السلف ان تصدقہا وتفوض تاویلہا الی اللہ تعالے
مع التنزیہ عن التشبیہ والخلف ان تاولہا بما یلیق بہ تعالی فلا نقطع بانہ
مراد اللہ تعالے والاول اسلم والثانی احکم) اور تحقیق تمسک کیا ہے
مجسمہ نے ساتھ ظواہر نصوص اور اخبار کے اور مذہب سلف کا یہ ہے کہ
تصدیق کریں ہم ظواہر نصوص اور اخبار کی اور تفویض کریں ہم اونکی تاویل
کو طرف اللہ تعالے کے ساتھ تنزیہ کے تشبیہ سے اور مذہب خلف کا
یہ ہے کہ تاویل کریں ہم ظواہر نصوص اور اخبار کی ساتھ اون صفات کے
جو لائق ہیں ساتھ اللہ تعالے کے پس نہ یقین کرسکیں گے ہم کہ یہی ہے
مراد اللہ تعالی کی جو ہمنے تاویل کی ہے اور مذہب پہلا سالم تر ہے اور مذہب دوسرا
مضبوط تر ہے ——— نووی نے شرح عمدہ میں لکھا ہے ——— (قولہ [illegible]

الحکم بغیر مسلم لان التاویل یلزم منہ التکذیب وسوء الادب اما الاول فلان
الرسل قد اخبر اللہ تعالے علی لسانہم بانہ سمیع والبصیر وہو موصوف
بالید والوجہ والاستواء وغیر ذلک فالمأول اذا اشتغل بصرفہا عن
وجوہ مفہوماتہا بما یقبل عقلہ فقد کذب الرسل وہو لا یشعر واما الثانی
فلنفیہ بتاویل من اللہ ما اثبت ہو لنفسہ واختار ورضی لہ فاذن ظہر لک
من ہذا ان المذہب الاول اتم واحکم والمذہب الثانی اضعف اعنی کونہ حکما
یعنے کہنا نسفی کا کہ دوسرا مذہب مضبوط تر ہے غیر مسلم ہے اس لیے کہ تاویل سے
لازم آتی ہے تکذیب اور سوء ادبی لازم آنا تکذیب کا اس وجہ سے ہے کہ خبر
دی ہے اللہ تعالی نے رسولوں کی زبان پر کہ اللہ تعالے سمیع اور بصیر ہے
اور موصوف ہے ساتھ ید اور وجہ اور استوا اور اور صفات کے تو تاویل
کرنے والا جب کہ مشتغل ہوا ساتھ پھیرنے ان صفات کے اونکے
وجوہ مفہومات سے ساتھ اوس صفت کے کہ قبول کرتی ہے اوسکی
عقل اوسکو پس تحقیق اوس تاویل کرنے والے نے جھوٹلایا رسولوں
کو اوس حال میں کہ وہ نہیں شعور رکھتا ہے ساتھ اپنے جھوٹلانے
کے اور لازم آنا سوء ادبی کا بسبب نفی کرنے اون صفات کے ہے
جنکو ثابت کیا ہے اللہ تعالے نے اپنے لیے اور اختیار کیا ہے اونکو
اور راضی ہوا ہے اون سے ساتھ تاویل کے پس اب
ظاہر ہوا واسطے تیرے اس سے کہ مذہب اول کامل تر ہے اور مضبوط تر
ہے اور مذہب دوسرا ابعد تر ہے اسلم ہونے سے (اور ابو القاسم
لالکائی نے کتاب السنة میں اپنی اسناد سے ذکر کیا ہے کہ امام محمد رحمة اللہ
علیہ نے فرمایا ہے —— (اتفق الفقہاء کلہم من المشرق الی المغرب علی
الایمان بالقرآن والاحادیث التی جاءت الثقات بہا عن رسول اللہ
صلعم فی صفة الرب عز وجل من غیر تفسیر ولا وصف ولا تشبیہ فمن فسر الیوم
شیئا من ذلک فقد خرج عما کان علیہ النبی صلعم وفارق الجماعة فانہم
لم یصفوا ولم یفسروا ولکن افتوا بما فی الکتاب والسنة ثم سکتوا —)
اتفاق کیا ہے سب فقہا نے مشرق سے مغرب تک اوپر ایمان کے ساتھ
قرآن اور اون احادیث کے جنکو لائے ہیں ثقات رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیچ صفت پروردگار عز وجل کے بدون تفسیر کے اور بدون
بیان کے اور بدون تشبیہ کے پس جسنے تفسیر کی کسیکی ان میں سے
پس تحقیق باہر ہوا اوس سے جسپر تھے نبی صلعم اور جدا ہوا جماعت سے
اسلیے کہ جماعت نے نہیں بیان کیا اور نہیں تفسیر کی ولیکن فتوی دیا ہے ساتھ
اوسکے جو کتاب اور سنت میں ہے پھر سکوت کیا ———

اور خطابی نے رسالہ عقائد مین لکھا ہے — (فاما ما سألت عنہ من الصفات وما جاء منہا فے الکتاب والسنۃ فان مذہب السلف اثباتہا واجراؤہا علے ظواہرہا ونفی الکیفیۃ والتشبیہ عنہا وقد نفاہا قوم فابطلوا ما اثبتہ اللہ وحققہا قوم من المثبتین اہل السنۃ فخرجوا فی ذلک الی ضرب من التشبیہ والتکییف وانما القصد فے سلوک الطریقۃ المستقیمۃ بین الامرین ودین اللہ تعالے بین الغالی فیہ والمقصر عنہ والاصل فے ہذا ان الکلام فی الصفات فرع علی الکلام فے الذات ویحتذی حذوہ ومثالہ فاذا کان معلوما ان اثبات الباری سبحانہ انما ہو اثبات وجود لا اثبات کیفیۃ فکذلک اثبات صفاتہ انما ہو اثبات وجود لا اثبات تحدید وتکییف فاذا قلنا لہ ید وسمع وبصر وما اشبہہا فانما ہی صفات اثبتہا اللہ تعالے لنفسہ ولسنا نقول ان معنے الید القوۃ او النعمۃ ولا معنے السمع والبصر والعلم ولا نقول انہا جوارح ولا نشبہہا بالایدی والاسماع والابصار التی ہی جوارح وادوات الفعل ونقول ان القول انما وجب باثباتہا لان التوقیف ورد بہا ووجب نفی التشبیہ عنہا لان اللہ لیس کمثلہ شیٔ وعلی ہذا جری قول السلف فے احادیث الصفات) یعنی جو سوال کیا گیا ہون مین صفات سے اور اوس سے جو آیا ہے صفات مین سے کتاب اور سنت مین پس تحقیق مذہب سلف ثابت کرنا اونکا ہے اور جاری کرنا اونکا ہے اون کے ظواہر پر اور نفی کیفیت اور تشبیہ ہے اون سے اور تحقیق نفی کی صفات کی ایک قوم نے پس باطل کیا اس قوم نے اوسکو جو ثابت کیا اللہ نے اور ثابت کیا صفات کو ایک قوم نے مثبتین مین سے طرف سنت کے پس تحریف کی اسمین طرف ایک قسم تشبیہ اور کیفیت بیان کرنے کی اور سوا اسکے نہین کہ توسط ہے چلنے سیدھی راہ کے درمیان امرین کے اور دین اللہ کا درمیان بڑھ جانے والے کے اوسمین اور قصور کرنیوالے کے اوس سے ہے اور اصل اسمین یہ ہے کہ کلام صفات مین تفریع کیا گیا ہے اوپر کلام کے ذات مین اور قائم ہے کلام صفات مین مقام کلام کی ذات مین پس جیسے اثبات باری سبحانہ کا سوا اسکے نہین کہ وہ اثبات ہے اوسکے وجود کا نہ اثبات ہے اوسکی کیفیت کا اسی طرح اثبات صفات باری سبحانہ کا سوا اسکے نہین کہ وہ اثبات ہے وجود صفات کا نہ اثبات ہے اونکی حد اور کیفیت بیان کرنے کا پس جب کہین ہم کہ واسطے باری سبحانہ کے ید ہے اور سمع ہے اور بصر ہے اور مانند اسکے پس سوا اسکے نہین کہ صفات ہین کہ ثابت کیا ہے انکو اللہ تعالے نے اپنے لیے اور نہین ہم کہتے کہ معنی ید کے قوت یا نعمت ہین اور نہ معنی سمع اور بصر اور علم کے یہ اوصاف ہین اور نہین کہتے ہین ہم کہ یہ جوارح ہین اور نہین تشبیہ دیتے ہین ہم انکو ساتھ ہاتھون اور کانون اور آنکھون کے کہ وہ جوارح اور آلات فعل کے ہین اور کہتے ہین ہم کہ قول نہین واجب ہوا ہے مگر ساتھ اثبات کے اسلیے کہ توقیف وارد ہوا ہے ساتھ اسکے اور واجب ہوئی ہے نفی تشبیہ کی جوارح سے اسلیے کہ اللہ کے مثل نہین ہے کوئی چیز اسی پر جاری ہوا ہے قول سلف کا احادیث صفات مین — اور ابن عبد البر نے تمہید مین لکھا ہے — (اہل السنۃ مجمعون علے الاقرار بالصفات الواردۃ کلہا فے القرآن والسنۃ والایمان بہا وحملہا علے الحقیقۃ لا علے المجاز) یعنے اہل سنت اجماع رکھنے والے ہین اوپر اقرار کے ساتھ ساری صفات کے جو وارد ہین قرآن اور حدیث مین اور اوپر ایمان کے ساتھ اون کے اور اوپر حمل اونکے کے حقیقت پر نہ مجاز پر —

اور قاضی ابو یعلی نے کتاب ابطال التاویل مین لکھا ہے — (ویدل علے ابطال التاویل ان الصحابۃ ومن بعدہم من التابعین حملوہا علے ظاہرہا ولم یتعرضوا لتاویلہا ولا صرفوہا عن ظاہرہا فلو کان التاویل سائغا لکانوا الیہ اسبق لما فیہ من ازالۃ التشبیہ ورفع الشبہۃ) — یعنے دلالت کرتا ہے ابطال تاویل پر یہ کہ صحابہ اور اون کے بعد کے لوگون نے یعنے تابعین نے حمل کیا ہے آیات اور احادیث صفات کو ظاہر پر اور نہین تعرض کیا ہے اونکی تاویل کے لیے اور نہ تحریف کیا اون کو اون کے ظاہر سے پس اگر ہوتی تاویل جائز البتہ ہوتے صحابہ اور تابعین زیادہ تر سبقت کرنے والے طرف تاویل کے اسلیے کہ اس مین دور کرنا تشبیہ اور رفع کرنا شبہہ کا ہے —

باقی بہفتہ آیندہ

مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان واقع کانپور مین
شیخ محمد یعقوب منصرم مطبع کے اہتمام سے چھپا

ضمیمہ نورالآفاق مطبوعہ ۲۷ ستمبر ۱۸۷۳ء

تری چشم خماری سے یہ عالم اب ہمہ عالم میں
کہ مستون سے زیادہ حضرت واعظ بہکتے ہین

تہذیب الاخلاق نمبر ۹ مطبوعہ یکم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی کی ایک تحریر میری نظر سے گذری جسکا عنوان یہ ہے (مسلمانون کا جھوٹا دعوی دینداری) اوسمین جناب سید صاحب دیوبند کے عربی مدرسے کے حال پر بابت اور مسلمانون کو اوسکی اعانت سے تغافل اور سستی کرنے پر نہایت زجر و توبیخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ تعلیم اور تربیت کا نقص اس سستی کا باعث ہے ہمنے اپنے مدرستہ العلوم مین جو تعلیم و تربیت کا ڈھنگ تجویز کیا ہے اگر مسلمانون نے اوس طرح پر تعلیم پائی ہوتی تو ایسی سستی نکرتے کہ اوسکے مذہبی مدرسے کے حال پر ادنی مسلمانون کے دین اور دنیا کی ترقی جبھی ہوگی جب اوس طرح تعلیم پاوینگے جسکی بنیاد ہمنے ڈالی ہے ہماری قوم مین گو تعلیم بے علم ہو مگر تربیت کا تو نام بھی نہین اور اسی واسطے ہمارے سب کام دینی اور دنیوی خراب ہین جن طالب العلمون نے ایسی محتاجی کی حالت مین تعلیم پائی ہے کیا وہ ایسے ہو سکتے ہین جو قومی ترقی کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہون یہ نہ دین کے کام کے ہین نہ دنیا کے ہان ایک بات بے شبہ اس قسم کی تعلیم سے ہونے والی ہے کہ ملا مرزم خورون کا گروہ بڑھ جاویگا مسجدین دس خیرات کی روٹی کھانے والون کی جگہ بیس ہو جاوینگے اور گانون کے چوپارتین دو ہو جاوینگے بے محنت روٹی کھانیوالون کے جبرے چار اوترین کے جنکی صورت دیکھکے گانون کا چودہری کانپ جاویگا اور بی بی سے کہیگا کہ اوسے کلوا کی مان ایک اور آیا اوسکے لیے بھی روٹی کا ٹکڑا دے کیا ایسی حالت مین ہمکو توقع ہے کہ ہماری قوم مین نیکی بڑھے گی ہرگز نہین بلکہ تمام گناہون کی جڑ بڑھیگی ان لوگون سے سوائے اسکے کہ ہزارون قسم کے گناہ سرزد ہون اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور ہماری غرض اس تحریر سے مسلمانون کو غیرت دلانی ہے سمکو چاہیے کہ مدرسہ اسلامی دیوبند کی مدد کرین چھکے تو اونکی اس تحریر کو دیکھکر مجھے بھی رقت آئی اور مینے بھی رونے مین سید صاحب سے گلا ملایا گو مثال کہ دونون لگے ایک سے ایک تھے اور پھر چاہا کہ سید صاحب کے دلائل سے بھی جنمین دینی نقصان تعلیم اور تربیت اتفاق کرون اسمین خرد سے مجھکو ملکارا اور جھڑک کر کہا کہ ان کہا کرتے ہو پہلے مجھسے تو بحث دیکھو یہ بات اوسکی ناگوار گذری اور سید صاحب ہو بیٹھا اور اعادی کہکر بحث شروع کردی اور یہ سوال و جواب ہونے لگے (خرد) سید صاحب کے دلائل کیون اتفاق کرتے ہو (بندہ) اسلیے کہ نہایت قوی ہین (خرد) نہین بلکہ مثل اوسکے ضعیف ہین (بندہ) کس دلیل سے (خرد) اونکا یہ دعوی ہے کہ ہمارے مدرستہ العلوم کے ڈھنگ پر تربیت ہوتی تو ایسی خراب حالت نہوتی دین و دنیا کی ترقی اوسی ڈھنگ کی تربیت پائے پر موقوف ہے مین کہتا ہون اونکا خیالی مدرسہ اور اوسمین خیالی ڈھنگ تعلیم کا جو سہ خواہیست کہ در خواب ہمی بینی انرا ولایت کے کیمبرج کالج کی نقل ہے جیسا کہ خود اونکا بیان ہے اسلیے اصل کو دیکھیے کہ سید صاحب کے دونون صاحبزادون نے ولایت کے کیمبرج کالج مین بحالت قبول ہیری اعلے درجے کی تربیت پائی ہے اول دنیا کو لیجیے کہ دنیا مین کیا ترقی اونکی ایسی ہوئی جو اس قسم کے تربیت نپانے والونکی نہوئی (بندہ) ایک صاحب اسپیشل سب رجسٹرار کے عہدے پر سو روپیہ تنخواہ پاتے ہین دوسرے صاحب بیرسٹری مین آٹھ نو سو روپیہ مہینا کماتے ہین (خرد) بہت سے لوگ ہندو مسلمان جو یہان کے مدرسے کی بھی پڑھی نہین ہین چہ جائیکہ ولایت اور کیمبرج کالج پانسو اور آٹھ سو روپیہ تنخواہ کی نوکر ہین اور اکثر ہندوستانی وکلا جو انگریزی نہین جانتے ہزار دو ہزار روپیہ مہینا پیدا کرتے ہین یہ تو کہیے انکو بھی ترقی دنیا کی نہوئی (بندہ) سوچ رہا ہون کہ کیا جواب دون (خرد) خیر آگے چلیے دین کی فرماییے تو مسلمانون کو اون سے کونسی اعانت پہنچی کتنون کو نوکر رکھوایا کسکے لیے کیا رفاہ کی صورت نکالی دوسرے دین کی کیا ترقی ہوئی خود کیسے دیندار ہین نوافل درکنار فرائض بھی ادا کرتے ہین کبھی نماز پڑھتے بھی ہین زکوۃ بھی دیتے ہین روزہ بھی رکھتے ہین یا یہی دین کی ترقی ہے کہ روزہ نماز مذاہ و حرام حلال سب نوش جان فیہر سے اسلام کی شان کیا بڑھائی ہے انکے اور انکے ملازمون سے کس مسجد مین جماعت بڑہ گئی ہے کتنے لوگ انکی نصیحت سے نمازی ہو گئے کتنے عالم فاضل صحبت مین ہین کیا کیا چرچا دینیات کا رہتا ہے یہی شان اسلام کی بڑھائی ہے کہ صورت دیکھکر کوئی مسلمان نہ کہہ سکے شہرت سے باہر ایک کوٹھی مین کسی صاحب سے بھاگتی ہے لوگ یہی نہین جانتے کہ کوئی مسلمان اس شہر مین نیا آیا ہے جب انکا یہ حال ہے جو اصل کیمبرج کالج مین تربیت پائی ہے تو وہ کیسے ہونگے جو اوسکی نقل مین تربیت پاوینگے مسلمانون مین تو تربیت رہنے کا نام نہین ہے ان دونون صاحبزادون

کیا چیز ہی جسکو تربیت کہا جائے شاید صفت تعالی کا نام تربیت ہوگا کہ
ہر امر مین صاحب لوگون کی نقل خوب اوتارتے ہین اونکی ذات سے سوا
اسکے اور کیا ہوا کہ جہان اور کرشچینون کی صورتین نظر آتی تھین وہان دو
کرشچینی صورت زیادہ نظر آنے لگین صاحب لوگونکی حاضری اور کھانیکے
میز پر وہ صفت خوب ہے اور بڑھ گئے جس صاحب کے بنگلے پر ان وقتون مین
پوہنچے وہان صاحب نے اونکی شکل دیکھتے ہی جی مین جو کچھ کہا ہو
اوسکا تو عالم الغیب عالم ہی زبان سے خانسامان کو یہ فرمایا کہ دو
گلاگھونٹی مرغی اور میز پر لگا کر جھنجلایا ہوا مزاج غصے کی تقریر دبی زبان
مین خانسامان اچھی طرح سمجھا نہین صاحب نے ایک گھونسا رسید کیا
اور فرمایا تم اندھا ہوگیا ہی دیکھتا نہین ڈام سور یہ دو جو آیا ہی کیا تمکو
کھائیگا - اب رہی تنگی مفلسی لوگنا ہون کی خبر ہی اس دولتمند ہونے پر
اونسے کیا نیکی ہوئی ہی کتنے عزیزون کی بیٹیان بیاہین کتنے بھوکے
روز کھانا پاتے ہین کتنے ننگون کو کپڑا ملتا ہی کتنون کو حج کرایا کتنے غریب الوطن
زاد راہ پاکے وطن کو پوہنچے کتنی کتابین دینیات کی چھپواکر تقسیم کین
اس تقریر کو سنکر مین ششدر ہوا کہ اب کیا کہون اتنے مین کسی نے میرا
شانہ پکڑکے ہلایا مڑکر جو دیکھتا ہون تو مولانا **مہدی علی صاحب** کا
ہمزاد کھڑا ہی ایسے ہی وقت کے لیے تو مینے آغاز بحث مین اونکو پکار لیا تھا
دیکھکر جان مین جان آگئی اوسنے چپکے سے کہا کہ کہین جواب مین عجز
کا اقرار نکردینا مولانا کا طریقہ اختیار کرو کہ جس بات کے جواب مین
عاجز ہوے اور کچھ بن نپڑی اوس سے گریز کر گئے اور لگے کچھ کا
کچھ کہنے اسی سال کا **تہذیب الاخلاق نمبر ۱۱** - اوسکے
ہاتھ مین تھا مجھے دیکر بولا **کاشف الغطا** اور **کشاف حقیقت**
کا جواب جو اس مین ہی اوسے دیکھو اور سوال دیگر جواب دیگر کا طرز اوڑا لو
مینے اوسکے کہنے پر عمل کیا اسکا جواب تو اوڑا دیا اور ایک اور تقریر کی
(بندہ) دیکھو سید صاحب نے کیسا اپنے کو سراپا قومی ترقی کا آلہ بنایا ہی
(خرد) مگر کچھ ہو نہین سکتا سوا اسکے کہ اپنے قوم کو برا کہا کرین
جب وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہین اور دیوبند کے مدرسے کو اسلامی
مدرسہ تسلیم کرتے ہین اور اوسکے افلاس کی حالت پر روتے ہین
چلاتے ہین اور سب کو اوسکی مدد کی نصیحت کرتے ہین اور مسلمانون
کو غیرت دلاتے ہین تو خود کچھ اوسکی اعانت کیون نہین کرتے اپنی
تنخواہ سے چندے مین کیون نہین دیتے کیا خود مسلمان نہین ہین
یا سب سے خارج ہین یا غیرت نہین رکھتے یا دیگرے را نصیحت ۔
عمل ہی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ جیسا وہ اور مسلمانون کو
کہتے ہین خود بھی کوئی کام خلوص ہمدردی سے نہین کرتے اون کا
دعوی بھی محض غلط ہی اپنی خواہش نفسانی مین مبتلا ہین تمام باتین اونکی
محض جھوٹی ہین اپنے مدرسہ کا اتنا اہتمام صرف اپنی نام آوری کے
لیے کرتے ہین یہ کیا ہمدردی ہی کہ ہمارا ہی مدرسہ بنے اور کسی مدرسے کو
رونق نہو جب مین ہر طرح سے خرد کے جواب دینے سے عاجز آیا تو مینے
اوسکے اعتراضون کے جواب دینے کے لیے چند روز کی مہلت اس نیت سے لی
کہ اس بحث کو چھپواکر سید صاحب کو آگاہ کردون یقین ہی کہ وہ میری اعانت کرین اور
تہذیب الاخلاق کے ذریعے سے مجھے جواب سکھا دین تو پھر مین اوس سے بحثون اور اوس
کے عجز کی بدہت مٹاؤن ورنہ یہ خجالت مجھی تک رہیگی اون تک بھی پوہنچیگی اور جو
اودہر سے ایسی اعانت نہوئی تو مجبور ہو کر عجز کا اقرار کردونگا ع ہی مکتب کو
میکدہ ہوجانے مین اہتمام * پیر مغان کو ہائی کرتری نہو تمام *

راقم خادم العلماء عبد العزیز

قلق ہی درد ہی افسوس ہی حسرت ہی نالہ ہی
مسلمانون پہ اک وارنٹ مہدی نے نکالا ہی

جملہ مسلمانان ہندوستان کے بھرے جانے کا کالے پانی یعنی جزیرہ اینڈمن
اور شمالی افریقہ مین جو وارنٹ از جانب **مولوی مہدی علی صاحب**
مجسٹریٹ مرزاپور قانون تخریب الآفاق مسمی بہ تہذیب الاخلاق نمبر ۱۱
مورخہ ۱۵ رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری صفحہ ۱۰۵ مین نقل ہو کر جاری ہوا ہی
وہو ہذا

وارنٹ

مسلمان خیال کرتے ہین کہ مذہب کی رو سے کافرونسے محبت کرنا اختلاط
رکھنا منع ہی مین خیال کرتا ہون کہ یہ سچا مسئلہ شریعت کا ہی تو مسلمانون کو
چارہ نہین ہی سوائے اسکے کہ یا تو اونسے جزیرہ اینڈمن بھر جاوے
یا وہ شمالی افریقہ کے حصے کو جاکر آباد کرین کیونکہ وہ ہندوون سے صاف
نہین مل سکتے وہ کسی انگریز کو اچھا جان نہین سکتے وہ اونسے صادق طبیعتی
اور سچائی اور محبت سے اختلاط اور ارتباط نہین رکھ سکتے تو پھر وہ اون
ملکون مین جہان غیر قومون کے اختلاط و ارتباط بغیر الگ زندگی کے
کوئی اونکی ضرورت بھی پوری نہین ہو سکتی کیونکر رہ سکتے ہین اور اس
حالت مین کہ وہ اپنے مذہب پر بھی قائم رہین *

ای مسلمانون طیاری کرو جزیرہ اینڈمن اور شمالی افریقہ مین

ہم گلا اپنا بندھاتے ہین خدا کی راہ مین

یہ اینڈمن ای لنڈ مین ایک جزیرہ ہی جہان قیدی انعام کالے پانی کے بھیجے جاتے ہین اور شمالی افریقہ مین وحشی لوگ آباد ہین پورٹ بلیر ایک خاص جزیرے کا نام ہی جہان دفتر چیف کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ کل مفرورون کا رہتا ہی چنانچہ جزیرہ اینڈمن اور نیکوبر کے پولیس کی فوج مین بھرتی ہونے کے لیے اشتہار بھی آیا ہی۔

پولیس مین ہر قسم و ہر مذہب کے آدمی بھرتی ہو سکتے ہین جو ہندوستان مین رہتے ہین ہونا امیدواران سے سب سے پہلے نیچے کے درجے کے کانسٹبل بھرتے ہونگے مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اختیار ہی کہ اعلے درجون مین اون شخصون کو جگہ دیجاینگی جنکی لیاقت اور تجربہ کاری پولیس کی مشہور ہووے۔

نام عہدہ	تعداد تنخواہ	
انسپکٹر انگریزی	ماعہ	سو روپے شروع ہوگی تنخواہ ہر سال عہ اضافہ ہوگا
چیف کانسٹبل	وعہ	
سارجنٹ درجہ اول	ععہ	
سارجنٹ درجہ دوم	معہ	
کانسٹبل درجہ اول	عسہ	
کانسٹبل درجہ دوم	دعہ	سفر کا خرچ کچھ نہین ملیگا جب کسی امر

ضروری کار سرکار پر تعینات ہونگے تو تنخواہ مقررہ کے سوائے خوراک مفت ملیگی۔

ای تعلقہ داران اہل اسلام اضلاع علیگڑہ و بلند شہر

کیا آپ لوگون کو مولوی **مہدی علی** صاحب مجسٹریٹ مرزاپور نے اس وجہ سے کہ تھوڑا عرصہ گذرا چیکیتی آپ صاحبون نے کسی مدرسے کے چندے کی فراہمی کے لیے علیگڑہ مین کی تھی اوس جرم سے جس مین سب مسلمان کالے پانی بھیجے جاوینگے مستثنی کرکے بری کیا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین نہ آپ لوگ نہ **حضرت مولوی لطف اللہ صاحب** مدرس مدرسہ جامع مسجد علی گڑہ اور نہ مولوی اسمعیل صاحب کہ جو مسلمانون کے دھوکا دینے کو اڑ جانے گئے ہین اور نہ وہ مسلمان جنھون نے چندہ دیا ہی اور نہ کسی مسلمان نے اوس جرم مندرجہ وارنٹ سے رہائی پائی

سوائے فرقہ نیچریہ کے۔

مجرمان وارنٹ کے پہونچانے کے لیے حراست مین آن

پچلے مہدی علی کی ہین حراست مین مسلمان
لکھون کیونکر اسے ناصر کہ دل ٹوٹا ہی جاتا ہے

مسلمانون نے عذر نہین کیا جو حاکم وقت کی حراست مین مجرم قرار پاکر عبور دریائے شور کیے جاوین ہان یہی مسلمان ہونا جرم قرار دیا گیا ہی تو جناب **مولوی مہدی علی صاحب** مجسٹریٹ مرزاپور اور اون کے رب النوع کے سوائے حراست معقول شکل مین نہین آتی ہی اور عہدہ انسپکٹری و سپرنٹنڈنٹی پورٹ بلیر کی فوج پولیس مین دونون صاحبون کو مل سکتا ہی بلکہ اس گورنمنٹ مین درخواست دینے سے شاید وہ عہدہ مل جاوے اور اونکے حواریون ہیڈ کانسٹبلی و کانسٹبلی کا عہدہ حاصل کرکے سب مسلمانون کو اپنی حراست مین جزیرہ اینڈمن و شمالی افریقہ مین پہونچا دین سبہ انکے جانے تہذیب کون سکھائے گا۔

شمالی افریقہ مین وحشی آباد ہین ہم لوگ نیم وحشی کے خطاب سے از جناب **سید احمد خان صاحب** سرفراز ہو چکے ہین وہان جاکر پورے وحشی بن جاوینگے تو ہماری وحشت دفع کرنے کے لیے ان صاحبون کا ہونا نہایت ضرور ہی۔

سبکو دنیا کی ہوس خوار لیے پھرتی ہی
کون پھرتا ہی یہ مردار لیے پھرتی ہی

جبکہ عہدے پر ممتاز ہوکر سب مسلمانون کو جزیرہ اینڈمن و شمالی افریقہ مین آپ لیجاینگے تو علاوہ تنخواہ کے خوراک مفت ملیگی۔

لو اب تو خوش ہو جاو مفت کا گوشت مرغی کھانے کو ملیگی جلدی سے لگے گی نہ پھٹکری۔

نوشتہ ہوا ایک حرف بھی ہرگز نہ بیش و کم
جو پیشانی مین تھا لکھا ہوا وہ پیش سب آیا

نواب فرخ آباد بجرم بغاوت گرفتار ہوئے سرکار انگلشیہ سے مکہ معظمہ مین بھجوائے گئے۔

طرفہ ماجرا سنیے مولوی مہدی علی کی یہی مسلمانی دیکھیے ہمدردی مسلمانون کو عوض مکہ کے حکم دیتے ہین کہ کالے پانی انکو بھیجے۔

الٰہی ہو وہی جو کچھ کہ مرضی الٰہی ہو

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکسار و نیر + غضب کیا کرا ابلیس لعین دشمن دین قوم اسلام کا ذرا بھی لگاو اگر مولوی مہدی علی صاحب کو ہوتا تو اہل سنت و جماعت کو مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ بھیجنے کا حکم نافذ فرمایا ہوتا اور شیعہ مسلمانوں کو کربلائے معلی کو روانہ کرنے کا وارنٹ جاری کیا ہوتا + غضب ہے قہر ہے افسوس ہے صد حیف و حسرت ہے + حرم کے نام سے ان ملحدوں کو کیسی نفرت ہے +

حامدا و مصلیا

ترجیع بند بر شور حضور لامع النور جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی از بندہ متخلص سودائی

جان لو کیوں یہ سب فسانے ہیں
کہتے ایک وہ دو آنے ہیں
خاک پتھر بھی وہ نیازی ہیں
خوب کیچڑ میں سب کو سانے ہیں

یہ کما کھانے کے بہانے ہیں
گو نہ اندھے ہیں نہ کانے ہیں
کون کہتا ہے وہ سیانے ہیں
مجھکو بھی قافیے ملانے ہیں

تا دک حرص کے نشانے ہیں
ہاں مگر یہ تو ہم پہ ہنستے ہیں
تیر طعن سب پہ تانے ہیں
بندہ بے ننگ کہتے لگانے ہیں

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

شہر میں جیسے آپ ہیں یکتا
لگتے ہیں اور طرح دنیا
یادگار زمانہ میں بخدا
دوسرا آپ سا تو کم ہوگا

نظم میں بھی ہیں شاعر ہرا
اب جو دنیا کا لگ گیا ہے مزا
مجھ سے گر انکا مرتبہ ایسا
کیا تماشا ہوا ہے آہا ہا

دین کو تو ہیں کر چکے برباد
دین اگر جاے تو نہیں پروا
ہر زبان پر ہے انکا چرچا
واہ جی واہ واہ واہ جی واہ

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

رتبہ صاحب کا ہے بہت عالی
سارے پنجابی سارے بنگالی
گلشن دین کی ہری پامالی
چھا رہی ہے گھٹا غضب کالی

عیب اسلام ہی ہیں وہ دکھاتے
یہ زمانہ ہے وارث و والی
ہر مسلمان پہ ہوتی ہے گالی
عقل نے جو فلک [illegible] جالی

سب بجا خوشی سے ہیں تالی
کر رہے ہیں انکی [illegible] سنبھالی
پھیلی ایک روشنی ہے نرالی
[illegible] کی ہاں [illegible]

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

منہ میں ڈنکا ہے بڑا مارا
ہے ہر ایک نفس آوارہ

ڈر کر کوئی بچاری [illegible]
ہر مسلمان کہتے ہیں بیچارا

جاتا ہے سوے حرص کا مارا
ہر زبان پاکر ہیں کوئی آرا

چمنتا ہو جو [illegible] خونخوار
کہتے دیکھا ہے سبزہ خار

ہر کہیں کو برا [illegible]
ازل دنیا کا ہے بیمار

وعظ بیکار ہے مگر سارا
ہے وہ [illegible] وعظ کا آوارا

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

انکا ناقص ایمان ہے [illegible] ادب
علم تہذیب اور علم و ادب
عقل [illegible] آئی ہے بو عجب
سنت میں [illegible]

ہیں یہ غیرت [illegible] اور عیب
انشا پیدا ہوا ہے کوئی سبب
ہیں خرد مند الغرض سب
جیسے دنیا میں پیدا ہیں سب

[illegible] خلق پہ سچ ہیں سب
پیچ و دانش کے ہیں یہی کو سب
[illegible]
مانتے ہی نہیں خدا کا غضب

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

نام رکھا ہے جسکا نیچر اسلام
کوئی [illegible] پھر کچھ کہا
ہوگا [illegible] مرغی جگہ طعام
اندھوں دوستوں کا فیض ہے علم

ایسے اسلام پر ہو سلام
شیر [illegible] ہی جام مدام
کیوں نہ جائز ہو [illegible]
ہائے سید کو ہو گیا سرسام

نیچرل شست پر چلے ہیں مدام
کیوں سبک کر رہیں [illegible]
کوئی ابلیس کا رہے اب نام
کسکو سمجھا ہیں یہ سچ تمام

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

تو سمجھا کا قصہ ہے ان کل
مانگتے ہیں لگے ہیں [illegible] دل
کیا سمجھا انہوں نے [illegible]
دیا جیسے سب نے [illegible]

واہ کیا [illegible]
کس سلیقے میں عقل [illegible]
مانتے اپنے ہیں [illegible]
اب کسی سے [illegible]

رہبر تحقیق کو دیا کیا گول
انکو پیغمبر [illegible]
اہل اسلام کا ہے بالا [illegible]
کوئی [illegible] تہذیب [illegible]

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

کہتے ہیں ہے [illegible] علم اصول
سب سے بہتر ہے [illegible]
نار و جنت ہیں [illegible]
انسے [illegible] نہیں [illegible] اور رسول

اور تقلید سب ہے امر فضول
ہیں وجود ملائکہ سے [illegible]
[illegible] انکا ہے معقول
انکے [illegible] لوگ سب ہیں [illegible]

[illegible] تفسیر [illegible]
آسمان پر بھی [illegible]
ہم تو کیا ہیں [illegible]
ایسی دانش پہ [illegible]

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

[illegible] جو کر [illegible]
ہو نہیں سکتی وہ [illegible]
کیا لیاقت [illegible]
ملک میں [illegible] جان کی

جسکو احمد کی ہو ادا [illegible]
خوش نہیں آتی [illegible]
دنیا کو دین [illegible]
ہاں نہیں [illegible]

[illegible]
مسلمان [illegible]
[illegible] یہ خامہ فرسا [illegible]
تو [illegible] سودائی

کب کبھی وہ بات مانتے ہیں
بھائی سید تو کچھ دوانے ہیں

مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان واقع کانپور میں
شیخ محمد یعقوب منصرم مطبع کے اہتمام سے چھپا